٦ گپ بازی کی سزا

عصمت چغتائی

پیدائش: ۲۱/ اگست ۱۹۱۵ء　　وفات: ۲۴/ اکتوبر ۱۹۹۱ء

عصمت چغتائی بدایوں میں پیدا ہوئیں۔ ان کا خاندانی نام عصمت خانم چغتائی ہے۔ عصمت چغتائی افسانہ نگار کی حیثیت سے مشہور ہیں۔ ’کلیاں‘، ’شیطان‘، ’چوٹیں‘ اور ’چھوئی موئی‘ ان کے افسانوں کے مجموعے ہیں۔ ’ٹیڑھی لکیر‘ اور ’ایک قطرۂ خون‘ ان کے مشہور ناول ہیں۔ اُن کی کہانیوں میں خواتین کی بول چال، رہن سہن اور ان کی خواہشوں اور تمناؤں کی بھرپور عکاسی ملتی ہے۔

گپ مارنا بُری عادت ہے۔ اگر کوئی شخص گپ باز مشہور ہوجائے تو پھر اُس کی سچی باتوں کا بھی لوگوں کو یقین نہیں آتا۔ اس سبق میں ایک ایسے ہی بچّے کی کہانی ہے جو اکثر گپ مارا کرتا اور بڑوں کے منع کرنے کے باوجود اپنی اس عادت سے باز نہ آتا تھا۔ اس عادت کی بنا پر ایک دن وہ بڑی مشکل میں پھنس جاتا ہے۔

ذیل کا سبق بچوں کے لیے لکھے گئے عصمت چغتائی کے ناول ’تین اناڑی‘ سے لیا گیا ہے۔

بلو کو ہمیشہ سے گپّیں مارنے کا شوق تھا۔ ایسی ایسی ہانکتے کہ بس کیا بتائیے۔ ایک دن کہنے لگے،”آئس لینڈ میں برف ہی برف ہوتی ہے۔ لوگ برف کے گھروں میں رہتے ہیں۔ وہاں برف کی سڑکیں، برف کے سنیما گھر، برف کے اسکول ہوتے ہیں۔ وہاں سب پیڑ برف کے ہوتے ہیں۔ آئس کریم کی نارنگیاں، کیلے، ناشپاتیاں، امرؤد، اناناس اور آم ہوتے ہیں۔ وہاں بھیڑیں اور بکریاں چاکلیٹ آئس کریم کی ہوتی ہیں اور برف کی لال لال آگ پر برف کی روٹیاں پکتی ہیں۔“

”بے وقوف! برف کی کیسے آگ سلگ سکتی ہے۔“ جمّو سے زیادہ ضبط نہ ہوسکا۔

”جلتی ہے۔ ہمیں معلوم ہے۔“

”نہیں بیٹے! برف کی آگ نہیں جلتی۔“ ابّا نے نہایت عالمانہ انداز میں عینک کے اوپر سے جھانک کر سمجھایا۔

”نہیں ابّا..... جلتی ہے۔“ بلو نے بگڑ کر کہا۔

”تم نہایت بے وقوف ہو۔ نِرے احمق.....!“ ابّا نے ڈانٹ کر ثابت کردیا کہ بلو گپ ہانک رہا ہے۔

بلو کا بہت مذاق اُڑا اور ایک دم سے ان کی گپ بازی کی دھوم مچ گئی۔ اب تو یہ حال ہوگیا کہ اگر بلو کہتے ”امّاں ہمیں بھوک لگی ہے“ تو کوئی یقین نہ کرتا۔

ایک دن جب بلو اپنے کمرے میں سونے کے لیے گئے تو وہاں سے سرپٹ دوڑتے ہوئے آئے اور دادی امّاں کی گود میں چڑھ گئے۔

”اے بلو، سوتے کیوں نہیں، جاؤ اپنے کمرے میں۔“ دادی امّاں بولیں۔

”نہیں۔“

”کیوں؟“

”شیر!“

”شیر! کیسا شیر؟“

”شیر!.....اِتّا بڑا!!“ ....جتنے ہاتھ پھیل سکے پھیلا کر بلو نے ناپ بتایا۔

”کہاں ہے شیر؟“ ابّا جان نے غصّہ کر کے پوچھا۔

”ہمارے پلنگ کے نیچے۔“

”پھر تم جھوٹ بولے۔“ ابّا نے بڑی بڑی آنکھیں نکالیں۔

”سچ....اللہ قسم!“

”جھوٹا کہیں کا....“ دادی امّاں نے زور کا دھپ جمایا اور بلو کو اپنی گود سے بیگن کی طرح لڑھکا دیا۔

”چل سیدھی طرح جا کے سو اپنے کمرے میں....“ امّاں نے للکارا۔

”نہیں.....امّاں.....شیر!“

”ہر وقت جھوٹ بولتا ہے۔“ امّاں بولیں۔

”کس قدر گپّیں تراشتا ہے نالائق۔“ ابّا نے رائے دی۔

”ڈرپوک بنا دیا ہے امّاں باوا نے لاڈ کر کے۔ دو کوڑی کا نہیں رہا بچّہ۔“ دادی امّاں نے طعنہ مارا۔

بڑی دیر تک بلو کے جھوٹ پر تبصرہ ہوتا رہا۔ پھر لوگ اِدھر اُدھر کی باتوں میں بلو اور شیر دونوں کو بھول گئے۔ سب سونے کا پروگرام بنا ہی رہے تھے کہ میوہ رام مالی بوکھلایا ہوا آیا۔

”مجیب میاں، باہر درو غہ جی کھڑے ہیں۔“

دادی امّاں بڑبڑائیں، ”لوگ پیچھا ہی نہیں چھوڑتے۔ جان کو لگ گئے ہیں۔“

”ارے بلاؤ، بلاؤ....آیئے انسپکٹر صاحب۔ کیسے تکلیف فرمائی؟“ ابّا نے چبوترے پر سے پکارا۔

انسپکٹر کے ساتھ ایک گچھے دار مونچھوں والے صاحب بھی تھے۔ وہ میوہ رام سے بھی زیادہ سٹپٹائے ہوئے تھے۔ دو چار لاٹھی بند کانسٹیبل بھی تھے۔ ابّا گھبرائے، کیا گڑبڑ ہوگئی؟

”خیریت تو ہے؟“ ابّا نے پوچھا۔

”ویسے سب خیریت ہے۔ یہ سرکس کے منیجر صاحب ہیں۔“ اُنھوں نے گچھّے دار مونچھوں والے کی طرف اشارہ کیا۔

”آداب عرض! آپ سے مل کر بڑی مسرّت ہوئی۔“ ابّا بولے۔

”صاحب!....وہ بات یہ ہے کہ سرکس کا ایک شیر چھوٹ گیا ہے۔“

”شیر!“

”جی ، شیر ...نہایت خوں خوار ہے۔کل رِنگ ماسٹر کو بھی بھنبھوڑ ڈالا ہوتا، بال بال بچے۔ ابھی آپ کے پڑوس سے رئیس صاحب نے فون کیا کہ ایک عدد شیر آپ کے باغ میں گھومتا دیکھا گیا ہے۔

”با.... باغ.... شیر.... بلو !“ ابّا مونڈھے پر ڈھلک گئے۔

”بلو سچ کہہ رہا تھا۔“ اُنھوں نے سہم کر بلو کے کمرے کی طرف دیکھا جس کا ایک دروازہ باغ کی طرف کُھلتا تھا۔

”ہائے ...لوگو، میرا بلو ....!“ امّاں جو کمرے سے سب کچھ سُن رہی تھیں، پچھاڑ کھا کر گدّے پر گریں۔ پھر اُٹھ کر وہ دوڑیں بلو کے کمرے کی طرف۔ اگر ابّا نے اُنھیں پکڑ نہ لیا ہوتا تو وہ سیدھی شیر کے جبڑوں میں گُھس جاتیں۔

”ہائے میرا بچّہ .....ارے ، مجھے تو پہلے ہی معلوم تھا کہ تم لوگوں پر بھاری ہے بچّہ ...اس کی جان لے کر چین آیا۔“ حسبِ دستور دادی امّاں نے گھبرائے ہوئے امّاں اور ابّا کی ٹانگ لی۔

”ہائے میرا ننھّا مُنّا بلو۔ شیر نے چبا ڈالا، اور اُس نے ڈر کے مارے آواز بھی تو نہیں نکالی۔“ خالہ امّاں رونے لگیں اور جمّو، شبّو بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

ابّا کا بُرا حال ہوگیا۔ وہ تو خالی ہاتھ ہی گُھس کر شیر سے گُتھ جانا چاہتے تھے۔ ان کا بس نہ تھا کہ شیر کے حلق میں ہاتھ ڈال کر اپنے لاڈلے بلو کو نکال لائیں۔ لوگوں نے بڑی مشکل سے انھیں دلاسا دیا۔ بندوقیں اور لاٹھیاں لے کر سب آہستہ آہستہ بلو کے کمرے کی طرف بڑھے۔ اندر جھانکا تو دو بڑے بڑے انگارے پلنگ کے نیچے دہک رہے تھے۔ شیر پلنگ کے نیچے تھا

لیکن ببلو کا کہیں پتا نہیں تھا۔

گھر میں کُہرام مچ گیا۔ سرکس کے منیجر پنجرہ ساتھ لائے تھے۔ بڑی مشکل سے شیر کو پنجرے میں ڈالا گیا۔

"تعجّب ہے! نہ خون کے نشانات ہیں نہ ہڈّیاں!" انسپکٹر صاحب بولے۔

"ارے، وہ نگوڑا تھا ہی کِتّا۔ ہائے میرا پھول سا ببلو!" دادی اماں کو غش آنے لگا۔

ایک دم آپا کی فلک شگاف چیخ فضا میں گونجی اور وہ لڑکھڑاتی آکر چوکی پر گریں۔ "بی بی..... ببلو!" جیسے اُنھوں نے بھوت دیکھ لیا ہو۔

"کہاں.... کدھر؟" سب نے اُنھیں ہلا ڈالا۔

"غو.... غو..... غسل خانہ...."

امّاں دوڑیں۔ ابّا نے لپک کر اُنھیں پکڑ لیا۔ ببلو کی کٹی پھٹی لاش دیکھ کر کہیں وہ پاگل نہ ہو جائیں۔ کلیجا تھامے ابّا اور میوہ رام روتے بلبلاتے غسل خانے میں پہنچے لیکن وہاں کوئی لاش نہ تھی۔ ہاں، ببلو میاں گٹھری بنے گھڑے کے پاس اُکڑوں بیٹھے اونگھ رہے تھے۔

"نامعقول یہاں بیٹھا ہے اور ہم ناحق پریشان ہو رہے ہیں۔" ابّا نے ایک چپت لگائی اور کان پکڑ کر ببلو کو اُٹھا لیا۔

کہاں ماتم ہو رہا تھا، کہاں ایک دم شادیانے بجنے لگے۔ سب نے ببلو کو گلے لگایا۔ ان کے اتنے لاڈ ہوئے، اتنے صدقے اُتارے گئے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ ابھی ابھی اللہ میاں کے ہاں سے تشریف لا رہے ہیں۔ اس دِن سے ببلو میاں نے گپ بازی بالکل چھوڑ دی۔

****

عالمانہ	عالم جیسا	نِگوڑا	نکمّا
اِتّا	اتنا	کِتّا	کتنا
سرپٹ دوڑنا	تیز دوڑنا	غش آنا	چکّر آنا
تبصرہ	رائے، رائے زنی	فلک شِگاف چیخ	تیز چیخ
مؤنڈھا	بید کی کرسی	ناحق	بِلا وجہ
ٹانگ لینا	ڈانٹنا، برا بھلا کہنا	شادیانے بجنا	خوشی کا ماحول بن جانا
گُتھ جانا	لڑائی کرنا	صدقہ اُتارنا	اُتارا اُتارنا، کسی کے نام سے کوئی چیز خیرات کرنا
کہرام مچ جانا	ہنگامہ ہو جانا		

مشق

❄ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

۱۔ ببلو کو کس بات کا شوق تھا؟

۲۔ کس ملک کے لوگ برف کے گھروں میں رہتے ہیں؟

۳۔ ببلو دادی امّاں کی گود میں کیوں چڑھ گئے؟

۴۔ مالی نے کس کے آنے کی خبر دی؟

۵۔ گچھے دار مونچھوں والا کون تھا؟

۶۔ ببلو کے کمرے میں کون تھا؟

۷۔ ببلو کی بات پر کسی کو یقین کیوں نہیں آیا؟

۸۔ ببلو غسل خانے میں کیا کر رہے تھے؟

❄ مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ ببلو نے آئس لینڈ کے بارے میں کیا بتایا؟

۲۔ ببلو کے کمرے میں شیر کو دیکھنے کے بعد امّاں اور ابّا جان کا کیا حال ہوا؟

۳۔ ابّا جان نے امّاں کو ببلو کے کمرے میں جانے سے کیوں روکا؟

❄ ذیل کے محاوروں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

گپّیں مارنا، آنکھیں نکالنا، دوکوڑی کا نہ رہنا، جان کو لگ جانا، کہرام مچ جانا، شادیانے بجنا

❋ سبق کی مدد سے لکھیے کہ ذیل کے جملے صحیح ہیں یا غلط۔

۱۔ ببلو کو کتابیں پڑھنے کا شوق تھا۔

۲۔ میوہ رام مالی بوکھلایا ہوا آیا۔

۳۔ ببلو کی باتوں پر سب یقین کرتے تھے۔

۴۔ شیر پلنگ کے نیچے تھا۔

۵۔ ببلو باورچی خانے میں اکڑوں بیٹھے اونگھ رہے تھے۔

❋ غور کر کے بتائیے۔

3T4ADA

۱۔ ببلو نے گپ بازی کیوں چھوڑ دی؟

۲۔ اس سبق کا عنوان 'گپ بازی کی سزا' ہے۔ آپ اس کا کوئی دوسرا مناسب عنوان تجویز کیجیے۔

سرگرمی:

'بھیڑیا آیا' ایک بہت مشہور کہانی ہے۔ اپنے استاد سے یہ کہانی معلوم کیجیے اور اسے اپنے الفاظ میں لکھیے۔

آئیے زبان سیکھیں

آپ ضمیروں کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ 'میں، تم، وہ، آپ' وغیرہ **ضمیرِ شخصی** ہیں۔

ذیل کے جملے غور سے پڑھیے۔

۱۔ ان کے لیے اللہ اور اس کا رسولؐ کافی ہیں۔

۲۔ نیک کام میں میری مدد کرو۔

۳۔ ان کی گپ بازی کی دھوم مچ گئی۔

۴۔ ہائے، میرا بچہ!

۵۔ شیر آپ کے باغ میں دیکھا گیا ہے۔

ان جملوں میں 'اس کا، میری، ان کی، میرا، آپ کے' الفاظ کا کچھ اسموں سے تعلق بتایا گیا ہے جیسے 'اس کا' سے مراد 'اللہ کا'، 'میری' کا تعلق 'مدد' سے ہے، 'آپ کے' کا تعلق 'باغ' سے ہے۔ تعلق بتانے والی ان ضمیروں کو **'ضمیرِ اضافی'** کہتے ہیں۔

ان جملوں میں ضمیرِ اضافی تلاش کر کے لکھیے۔

۱۔ اے لوگو! میں تمھارا حاکم بنایا گیا ہوں۔

۲۔ آپؐ کے جاں نثاروں کو بہت ستایا جاتا تھا۔

۳۔ ہائے لوگو! میرا ببلو!